

ماہنامہ بزم گوجری فروری ۲۰۲۳

گوجری

بزم گوجری پاکستان کا ماہانہ ادبی مجلہ [ڈیجیٹل]

+923005515140

Facebook.com/gojriadab

# ماہنامہ بزم گوجری

فروری ۲۰۲۳



مدیر اعلیٰ: عطاء الرحمن چوہان    مدیر: محمد رفیق شاہد  
معاون: عبدالروف کالوخیل



## فہرست مضامین

۱۔ فرمان الہی [ترجمہ قرآن]

۲۱۔ داریہ

۳۔ انڈوپورین زبانان ماگو جری زبان کو مقام

۴۔ مکالمہ۔۔ ماں بولی کو بچاؤ

عبدالرشید چودھری، شائکہ چودھری، عطاء الرحمن چوہان

۵۔ کہانی چڑی تے چوہو، شاہدہ بنت قاضی محمد بشیر

۶۔ لوک کہانی، بادشاہ کو پوت، رفیق شاہد

۷۔ مکالماتی کہانی، منیر احمد زاہد

۸۔ افسانچہ۔۔ رشتہ، ڈاکٹر محمد اکرم بانٹھ

۹۔ کہانی، تیر و گھہ نہ رہ، رفیق شاہد

۱۰۔ غزلیں: ریاض احمد صابر، جاوید سحر و دیگر

۱۱۔ گوجری زبان کو بچاؤ، مفتی ادریس ولی

۱۲۔ باباجی لاروی۔ ڈاکٹر طاہرہ جبین

۱۳۔ آہ۔ ڈاکٹر عبدالغنی شاشی، شازیہ چوہدری

## مجلس مشاورت

مخلص وجدانی

عبدالرشید چودھری

منیر احمد زاہد

مفتی ادریس ولی

غلام سرور رانا

## مجلس ادارت

ڈاکٹر محمد اکرم بانٹھ

جاوید سحر

پروفیسر سجاد قمر

ڈاکٹر طاہرہ جبین

شازیہ چودھری (راجوری)

شاہدہ چوہدری بنت قاضی محمد بشیرؒ

بزم گوجری پاکستان [رجسٹرڈ]

Facebook.com/gojriadab

✓ S-199, Malikabad shopping Mall, Satellite Town, Rawalpindi, Pakistan

✓ bazmegojri@gmail.com    Whats app +923005515140



# ترجمہ قرآن الکریم

سورت البقرہ آیت نمبر (۲۱۱)



اللہ غے نام تیں، جیڑو مہربان تے مچر حم کرن آلو ہے۔ الف، ل، میم۔ یاہ اللہ غی کتاب ہے، جس ما کوئے شک نہی۔ پرہیز گاراں واسطے ہدایت ہے، جیڑا غیب ورا ایمان رکھیں، نماز قائم کریں، جیڑو رزق ہم نے انہاں نادیتو ہے، اس بیچوں خرچ کریں۔ جیڑی کتاب انہاں دار کملی گئی (قرآن) تے جیڑی اس تیں پہلاں کملی گئیں تھی وے انہاں ورا ایمان رکھیں تے قیامت کا دیہاڑہ ورتیقین کریں۔

تفسیر: قرآن غوتعارف کرتاں اللہ جی ہو راں نے دسیو کہ بے شک یاہ اللہ کی کتاب ہے۔ پرہیز گاراں تیں ہدایت پائیں گا، مطلب جیڑا پرہیز گاری نہی کرتا وید اس کتاب توں کوئے فائدہ نہی لے سکتا۔ پرہیز گاراں مادیہ لوک شامل ایں جیڑا غیب ورا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ، رسولاں، فرشتاں تے قیامت بارے بغیر دیکھن تیں ایمان رکھیں۔ نماز قائم کرنا آلا تے اللہ غا دیتا واد رزق بیچوں اللہ کا رستہ و خرچ کریں۔ پرہیز گاراں کی دوسرے پہچان یاہ ہے جے ویں قرآن تے اس توں پہلی اشائی کتاباں ورا ایمان تے قیامت کا دیہاڑہ کو پکوتیقین رکھیں۔ اشائی کتاباں ورا ایمان کو مطلب کہ یاہ اللہ کی طرفوں بنداں واسطے رہنمائی ہے۔ قیامت ورتیقین توں یاہ مراد ہے کہ ویں ہر کم کو بدلون قیامت کے دیہاڑہ لب ناناں دل تے جان توں یقین رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نا اپنوتے سارا جہانیاں غو خالق، مالک تے حاکم منن کو مطلب ہے جے انسان کا ذاتی تے انسانی زندگی کا سارا اجتماعی کماں ما اللہ تعالیٰ کی ہدایت لاگو ہے، اللہ تعالیٰ توں علاوہ کسے نا حکم دین کو اختیار نہی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا سارا حکم تے ہدایت قرآن مابیان کردتی ایں۔ اس ہدایت کے مطابق زندگی گزارن نا پرہیز گاری کہیں، تیں قرآن کے بجائے اپنی مرضی، باپ دادا، قوم تے ملک کی رسماں رواجاں اور جدید جہالت کا فیشن اور طور طریقہ اختیار کرن آلاں اللہ کا باغی تے نافرمان اکھائیں گا۔ چنگی مندی ساری گلاں کو فیصلہ ورتیقین انسان ناسد ہارستہ ور رکھن کارن بڑو ذریو ہے۔

ماہنامہ بزم گوجری (ڈیجیٹل) فروری ۲۰۲۳



# انڈو یورپین زبانان ما گوجری زبان کو مقام

کالم نگار: محمد رفیق چوہدری (لاہور) ترجمو: شازیہ چوہدری راجوری



تقابلی جائزہ واسطے ہم نے انڈو یورپین زبانان کا بالکل منڈھلاں لفظان کو چناؤ کیو۔ جس راہ ہوں، تول، ماں، باپ، بھائی، بہن، مناں، تنان، میرو، تیرو وغیرہ۔ یہ وے بنیادی لفظ ہیں جیہڑا کسے وی زبان مامنڈھوں اختیار کیا گیا لفظ ہو سکیں۔ جائزہ تیں، بنھ دتا گیا نتیجہ باندے آیا ہیں:

۲۔ حیران کن طور پر گوگری زبان کا منڈھلا لفظ زیادہ تر انڈو یورپین زبانان کا منڈھلا لفظان سنگ غیر معمولی مشابہت رکھیں۔ مثلاً شروع ماگوگری زبان مالفظ ”ماں“ واسطے ”ماتر“ بولیو جے تھو۔ یوہ ہی لفظ ہو بہو انہاں ہی معنایاں مادی انڈو یورپین زبانان مادی بولیو جے۔ جس راہ جہ لاطینی ما ”ماتر“، یونانی مالفظ کا تھوڑا فرق کے سنگ meter (مے تر)، جمہوریہ چیک ما، بیلاروس، بلغاریہ، ڈچ زبان ما مودر، اٹلی ہور سپین ما مودر، جد جہ انگریزی مایوہ لفظ ”مدر“ بن گیو۔ اسے لفظ کی دوجی فارم ”ماں“ مانتا یا ماں ہے جد جہ ماڈرن فارم مایوہ ہی لفظ پولینڈ، رومانیہ، روسیہ وغیرہ ”مما“، ہور اسٹونیہ ما ”اماں“ کی صورت ما استعمال ہوئے۔



۲۔ دو جامنڈھلاں لفظان مادی اسے طرح کی غیر معمولی مشابہت دیکھن نالہے۔ جس راہ جہ دتا گیا تقابلی جائزہ مادی کیہو جاسکے۔ ہن سوال پیدا ہوئے جہ گوگری زبان کی یورپی زبانان سنگ اتنی غیر معمولی مشابہت کیوں ہے؟ اس کو جواب یوہ ہے جہ اراج تک انڈو یورپین زبانان

پر جتنی وی ریسرچ ہوئی ہے ان سب مبنیادی چیز یاہ ہی باندے آئی ہے  
جہ دراصل تمام انڈوپورپین زبانوں کو منبوعیاً ”مدر لینگویج“ آریائی  
زبان تھی۔

۳۔ آریا کون تھا؟ تمام مؤرخ اس گل پر متفق ہیں جہ آریاں کی مشرقی  
شاخ تقریباً 3 ہزار قبل مسیح ماہندما داخل ہوئی ہورات کا افریقی النسل  
دراوڑ قوم ناجنوب آلے پاسے رگد کے آپ شمالی ہور شمال مغربی ہند پر  
اپنی حکومت قائم کی ہور زراعت کورواج عام کیو۔ آریاں کی اس مشرقی  
شاخ کو سب تیں پہلاں تذکر ویدک ادب مالبھے۔ جس مادیائے  
کابل، سوات، قندھار ہور سندھ کو ذکر ہے۔ ویدک ادب کی تخلیق وی  
اسے علاقہ ماہوئی۔ اگے چل کے جد آریاں نے برصغیر مافوجی تے سیاسی  
طاقت Military and Political Strength حاصل  
کر لی تے وے ہی آریا برصغیر ماگر جر کہوایا۔ دراصل لفظ گرجان

آریاں کی فوجی تے سیاسی اہمیت Military and  
Political Significance کی ہی ترجمانی کرے جیہڑی  
ان ناں کا مذہبی پیشواں کی طرفوں خطاب کا طور پر لہجی۔ برصغیر ماکجہ  
عرصہ بعد جد یہ آریا مجموعی طور پر گر جر کہوایا لگاتے ویلو لنگن کے نال  
ان کی آریائی زبان وی گو جری زبان کہوایا لگی۔

۴۔ پتو لگو جہ آریائی زبان نے ہی بعد ماگو جری زبان کی شکل اختیار کی  
۔ پندرہویں صدی تک گو جری زبان ناسرکاری ہور مرکزی زبان کی  
حیثیت حاصل رہی۔ لیکن اس تیں بعد اس کی سرکاری حیثیت ختم  
ہو جان کی وجہ سنگ اس کی مرکزیت وی ختم ہو گئی ہور بلیں بلیں یاہ بکھ  
کجھ علاقائی زبانوں کی شکل اختیار کر گئی۔ جن ماسندھی، گجراتی،  
راجستھانی، دہلوی، ہریانوی وغیرہ نمایاں ہیں۔ یہ سب زبان گو جری  
زبان کو ہی ایک روپ ہیں۔

۵۔ آریاں کی دو جی شاخ جیہڑی مغرب آلے پاسے گئی اس نے کجھ، بکھ  
علاقاں ماپنی حکومت قائم کیں ہور بلیں بلیں ہر علاقہ کی مقامی بولیوں  
کا اثر سنگ ایک علیحدہ زبان کی شکل اختیار کی۔ انگریزی، جرمن، فرینچ،  
لاطینی، یونانی سمیت دنیا کی تقریباً 460 زبان انڈوپورپین زبان کہوایا  
جئیں۔ لیکن مبنیادی طور پر یہ سب ایک ہی خاندان سنگ تعلق رکھیں۔

۷۔ ہند ماگر جراں کو زیادہ اثر شمال ہور شمال مغربی علاقوں پر رہیو ہے  
ہور یاہ عجیب گل ہے جہ انڈوپورپین زبانوں کا اثر وی شمالی ہور شمال  
مغربی علاقوں ما زیادہ دیکھیو جئے جد جہ جنوب ما خاص طور پر دراوڑی  
زبانوں ماس کو اثر ناپید ہے۔ حال ہی ماعالمی شہرت یافتہ جریدہ Cell ما  
ہڑپہ کی تہذیب کے متعلق ساڈھا چار ہزار سال قبل کا ایکن ڈی این اے  
پر تحقیق شائع ہوئی۔ تحقیق مایوہ وی کیسیو گیو ہے جہ ہند کا شمال ہور شمال  
مغربی علاقوں ما وسط ایشیاء تیں آیاو آریاں کا ڈی این اے اثرات زیادہ  
ہیں جد کہ جنوب کی دراوڑی قوموں مالن کا اثرات نہ ہون کے برابر ہیں

۷۔ گو جری زبان کو زیادہ اثر تے رسوخ شمال ہور شمال مغربی ہند کا  
علاقاں مارہیو ہور ماہرین لسانیات کے مطابق ان علاقوں کی زبانوں ہور  
وسط ایشیائی زبانوں مالج وی غیر معمولی مماثلت دیکھن مالبھے جد جہ  
انہاں علاقوں ما گو جری لفظ اچ تک وی دیکھیا جئیں۔ اسے طرح مشرقی  
یورپ کی زبانوں ما وی کئی لفظ گو جری زبان سنگ بالکل مشابہ ہیں جس  
راہ، ہنگری مالفظ، ات، واسطے، itt، ہور ات واسطے ott بولیو جائے جد  
جہ ہو بہو یہی ہی لفظ انہاں ہی معانی ماگو جری زبان ما وی بولیا جئیں۔

۸۔ تقابلی لسانیات کی روسنگ لتھو نیٹھ Lithuania کی زبان کا مبنیادی  
محاوراں ہور انڈوپورپین زبان کا مطالعہ سنگ تیار کیاو امشتر کہ محاوراں  
کے نیڑے ہیں۔ لتھو نیٹھ زبان کی یاہ توجیہ پیش کی جئے جہ یاہ ایک اسی  
انڈوپورپین گروہ کی زبان ہے، جیہڑی اصل قوم (آریا) تیں کجھ ہو کے

ایک اس علاقہ آباد ہو گیا، جت لماعرصہ تک اس پر خارجی عناصر اثر انداز نہیں ہو سکیا۔ حیرت انگیز گل یاہ ہے جہ مشرقی یورپ ما لتھو نیائی زبان ہی سب تیں زیادہ گوجری زبان سنگ مشابہت رکھے۔ اس کو واضح مطلب یوہ ہی ہوؤ جہ وسط ایشیا آریاں کی جیہڑی زبان تھی واہ گوجری زبان کی قدیم شکل تھی جیہڑی بعد مابصر صغیر مآکے آریاں کو گر جہ کہوان سنگ گوجری زبان کہوائی۔

۹۔ دیگر زبانوں ہاروں گوجری زبان پروی علاقائی، عصری ہور مذہبی اثرات مرتب ہو یا لیکن اس کی اصل شکل واہ ہی ہے جیہڑی آریائی زبان کی تھی۔ مثلاً آج مسلمان گوجر والد ناپ، ہندو پتا، گجراتی باپو، سندھی پی، جد کہ کشمیری ما ”پے“ کہیں۔ حالانکہ اصل لفظ ”پتر“ تھو۔ اسے سنگ مشابہ لفظ گوجری ماچاچا واسطے بولیو جئے ”پتریا“ یعنی باپ جیسو۔ مطلب شروع مابا پنا پتر ہی کیو جئے تھو۔ اسے طرح ماں واسطے آج ماں یا ماما بولیو جئے جد کہ متریری (سوتیلی) ماں واسطے آج وی گوجری زبان ما ”ماترے“ بولیو جئے جس کو معنی ہے ”ماں جیسی“۔ اس کو مطلب ہے جہ گوجری ماں واسطے ابتدائی لفظ ماتر تھو ہور یوہ ہی قدیم آریائی زبان کو لفظ ہے۔ اسے طرح بچی واسطے میٹگی یا کڑی بولیو جئے جد کہ نواسی واسطے آج وی ”دوہتری“ بولیو جئے۔ جس کو معنی ہے میٹگی کی میٹگی۔ اس کو مطلب ہے جہ ابتدائی طور پر گوجری زبان ما میٹگی نا ”دوہتر“ ہی بولیو جئے تھو ہور یوہ ہی لفظ آریائی زبان ماوی مستعمل تھو جیہڑو آج

وی ڈچ زبان مادختر، لتھو نیامادکتر، بلغاریہ مادشتریہ، آرمینیا مادستر، جرمن ماتختر، ناروے ماداتر ہور انگریزی Daughter بن گیو۔

۱۰۔ حال ہی آریاں پراک نویں تحقیق شائع ہوئی ہے

جس کو عنوان ہے Forbearers of the Aryan

Legacy: The Gurjars اس ماصاف طور پر یہ کیو گیو ہے

جہ: Gurjars were the most prominent

among the Aryans and their tribes

name "Gurjar" was derived from an

honorary title of the most powerful

Aryan Ruler of Suryavamsh "

Dashratha", who lived approximatly

.around 2800 BC

**نتیجہ:** جس طرح جینیاتی ہور ہسٹوریکل سائنس تیں یوہ ثابت ہوئے

جہ آریائی میراث کا حقیقی ہور اصل وارث گوجر ہیں اسے طرح لسانی

تقابل تیں یاہ گل ثابت ہوئے جہ گوجری زبان ہی دراصل آریائی زبان

کی اصل ہور حقیقی وارث ہے۔ یاہ ہور گل ہے جہ پہلاں برہمن ہور

پنڈت نے مہاری تاریخ ناچوری کیو ہور بعد مایسٹ انڈیا کمپنی ہور اس کا

پالیا واما فیانے مہاری رہی سہی تاریخ ناوی مسخ کیو لیکن ہن تمام حقائق

کھل کے باندے آرہیا ہیں۔

لوک کہانی، گیت، اکھان، کہاوت مہاری ادبی دولت اے۔ ہر علاقہ مابخرہ، بخرہ اکھان بولیا جیں۔ خوشی غمی ور بولیا جان آلا گیت تے ہاڑا کھراں ماپرون کی لوڑ ہے۔ اپنی بسیاں ما موجود لوک ادب نا محفوظ کرن واسطے لکھ کے کھلو

+923005515140

بزم گوجری پاکستان {رجسٹرڈ}

## ماں بولی غو بچا و کسراں ممکن اے

عبدالرشید چوہدری



گو جری زبان کا باقی رہن بارے تجویز منگیں ور تھار و شکر یو گو جر قوم  
تے گو جری زبان واسطے تھاری خدمات چر تک یاد رکھی جائیں گی۔ میر و  
شمار ان لوگان مانھ ہوئے جنہاں ناچون چہون کے ہلا یو جائے تاں  
بولیں۔ تھار 4/3 چو ہنڑاں تیں کچھے جاگیو ہوں نالے کل رات بس وچ  
تے آج کوئٹہ کی ٹھنڈ نال ہتھاں نانسو ہی لگی وی ہے۔ انگریز تے دو جا  
مغربی زبانوں کا محقق کہویں کہ انسان نے اشاراں کی زبان تیں اپنا  
مطلب کی گل دو جاں تک پہچانی شروع کیں مگر ہم یاہی سمجھاں جے  
بابا آدم کاجہ مبارک وچ روح پھوکتاں ہی اللہ پاک نے زبان دے  
دتی، زبان وی اتنی وسیع جے فرشتہ کچھی گئی چیزاں کوناں نہ دس سکیاں۔  
اماں حوا ہوراں نے شاید بابا آدم ہوراں کو لوں ہی زبان سکھی ہوئے۔  
اس گل کو کوئی چن کھرو نیں لہستو کہ انہاں نے کھڑی زبان بولی مولوی  
شاید یہ گل کیوں جے انہاں نے عربی بولی ہووے گی۔ اس بارے  
کائی تحقیق میری نظر تیں نیں گزری۔ یوہ پتو وی نیں چلتو کہ حضرت  
آدم تے حضرت حوا ہوراں آلی مادری زبان ان کی کتنی نسلاں تک باقی  
رہی۔ میرا خیال مانھ حضرت آدم ہوراں کی اولاد جد اپنی ضرورت  
پوری کرن یا فر کسے جہر کے تحت اپنا آبائی وطن تیں ہجرت پر مجبور ہوا  
ہویں گاتے اس تیں بعد انہاں نے وی کائی دوجی زبان اپنائی ہوئے گی۔  
نوں لگے جے وہ جت وی گیا ہووے گا اپنی زبان نال ہی لے کے ٹریا  
ہویں گا۔ خبرے انساناں کا وطنوں بے وطن ہون نال وی مادری زبان  
بدلتی گئی۔ گو جر وسطی ایشیا تیں جد ہجرت کر کے برصغیر مانھ داخل ہوا

پتو نیں کے زبان بولیں تھا ہم تے کہواں وہ گو جری بولتا ہوویں گا۔  
ات آکے گو جری دو جیاں مقامی زبانوں کا اثر نال اگے بدھی تے ایک  
ویلو یوہ وی تھو جد بر صغیر کی سرکاری زبان گو جری تھی۔ زمانہ کی ستم  
ظریفی نال گو جراں کی ہجرتاں کی وجہ نال یہ زبان پوری کی پوری جموں  
کشمیر، خیبر پختون خوا گلگت بلتستان، ہمہ چل پردیش سمیت بھارت کا  
کئی پہاڑی علاقوں تے افغانستان تک پہنچی۔ اک ویلو یوہ بھی تھو جد  
گو جر قبائل تیں کھ لوکاں کی مادری زبان گو جری تھی۔ گو جری زبان  
کی وسعت تے ہوئی ہے جے وہ بر صغیر کی سرکاری زبان بنی جد کہ  
اردو زبان سرکاری زبان بنن واسطے کتنو زور لارہی ہے وہ تھارے اگے

ہے۔ ہندوستان کا میدانی علاقہ بچوں کو جراث کی اکثریت کی ہجرت نال اس جگہ باقی رہن آلاں نے ہولیں ہولیں گوجری زبان چھوڑ کے آپنی آہنڈ گواہنڈ کی زبان اختیار کر لی لوگ گوجری چھوڑتاتے دوجی زبان اپناتا گیا تے ان علاقہ بچوں کو جری نگ گئی۔ یورپ کی اک جدید تحقیق کے مطابق گوجری کو شمار ان 500 زبان بچے جسڑی تھوڑا ہی عرصہ بعد نکل جائیں گی۔ کدے ہم اپنے آس پاس دیکھاں تے پتوں چلے جے لوگ دھڑادھڑ گوجری چھوڑتا جا رہا ہیں۔ گھراں کا گھر ٹبر کا ٹبر پنجابی اردو یا آس پاس کی بولی بولن لگ پیا ہیں۔ ہن چنگا بھلا گوجری بولن آلاں کی زبان مانھ وی گوجری پھس جائے۔ کسے زبان کی ترقی تے بڑھوتری تاں ہے جے اس کی لوڑ باقی رہ جائے۔ جسڑالوک گوجری ناسام سنبھال کے پہاڑاں پر چڑ گیا تھا ان کی بعد کی نسلاں نے پہاڑاں تیں شہراں داھر تہا دتی ہے اس نوں آپ مہاری (خود ساختہ) ہجرت نے گوجری کو لک تر وڈ تو ہے۔ چنگی بھلی گوجری بولتی مانھ پہاڑاں تیں میداناں مانھ لتھی تے پہلو کم یو ہی کیوں جے پنجابی یا اردو کو کچر تو شروع کر دتو۔ سٹیٹس سمبل نے بچاں ناں اردو یا انگریزی بولن پر مجبور کر دتو تے دیکھتاں ہی دیکھتاں گوجری ناگھراں بچوں بے دخل کر دتو گیو۔ ہن شاید کوئی بڑھیا بڑھیا ہی گوجری واسطے رہ گیا ہیں

اگلی نسل ساری کی ساری گوجری چھوڑ گئی ہے۔ سچی گل ہے کدے ماں باپ گوجری چھوڑ گیا تے بچہ کت گوجری بولیں گا۔ گوجری چھوڑن کی کدے یا ہی سپیڈر ہی تے فریہ زبان اگلی نسلاں تک نہیں پہنچن گی۔ احساس کمتری وی کجھ لوگاں نا گوجری چھوڑن پر مجبور کر رہیو ہے۔ اردو، پنجابی سرینکی پہاڑی دوجی مقامی زبانوں کی بنسبت گوجری اک بڑی زبان ہے اس کا مٹھا لہجہ کی ریس ات کی کافی زبان نیں کر سکتی۔ زخیرہ الفاظ جمع کیا تے اردو تیں بڑی ڈکشنری بن گئی۔ اتنی مٹھی زبان نا چھوڑ کے کافی دوجی زبان بولنومن و سلوی نا چھڑ کے گنیاں کو ساگ کھان آلی گل ہے۔ ہم سمجھاں تھا جسڑالوک باہروں کڑیں بیاہ لے آنویں گوجری ان کی وجہ نال کمی مگر سچی گل یا ہی ہے جے گوجری مہاری اپنی گجری زبانیاں کے ہتھوں کمی ہے۔ اس خوبصورت زبان نا باقی رکھن واسطے باقی جدوجہد اپنی جا پر اس زبان نا بولنوا لازمی ہے کہ اس تیں اس کی لوڑ باقی رہوئے گی۔ کدے گوجری زبان نا مکن تیں بچا نو ہے اس کا بولن پر زور...

گوجری زبان کا ادبی خزانہ مابادھ واسطے مترجمین کی ٹیم بنائی گئی ہے۔ دلچسپی رکھن آلائی خواتین تے مرد اپنا مکمل کوائف سمیت واٹس ایپ نمبر وررا بطو کریں۔

+923005515140

بزم گوجری پاکستان {رجسٹرڈ}





ہے۔ زبان کا تحفظ مانھ دوسرا کئی عناصر سنگ ذات، برداری کو ناوی آوے۔ مثلاً گوجری زبان گرجاں کی زبان ہے، رانگھڑی رانگھڑی کی نشانی ہے۔ اوکھواس را جیے شناخت کی "بیگنگی" کو دور ہے، ذات برداری آلالی گل اس صدی مانھ تقریباً سیر پکی ہیں۔

آج شعور کو دور ہے، ہر بندو جاننے جے زبان قیمتی ہوائے۔ زبان توں بغیر شناخت تبدیل ہو جیے۔ جس را جیے پنجابی بولن آلا گرجتہ گوجری بولن آلا گوجر۔ سوکھویوں جے ہر بندو جیرو زبان کی اہمیت سمجھے وہ اپنا حصہ کو کم کسے را کرے لوؤ۔

گوجری زبان عالمی زبان ہے تے اس کی موجودہ صورت حال ناں وی عالمی سطح ورجانچنو لوڑے۔ گوجر قوم عالمی دنیا مانھ آباد ہے ورجو گوجری بولن آلا افغانستان توں لے نغے بنگال کا پہاڑاں توڑی زیادہ بسین ہیں۔ اس واسطے گوجری کالجی وی مچ سارا ہو گیا واہ ہیں۔ عام بول چال کو تناسب ایک پلے کسے تے دو جے پلے کی کی کو شاں سنگ بدھے۔ پہلاں پہلاں ادب مانھ شاعری ہی شاعری دے سیے تھی اور نثر نگار سوچنو پوے تھو آج مچ سارا نثر نگار باندے آچکیا ہیں۔ کئی ایک ٹیکنالوجی کو استعمال کر نغے ڈیجیٹل طریقہ سنگ ماں بولی کی خدمت کریں لوا۔ یوں اس ویلے گوجری زبان ناں کٹا کو کائے بڑھو خطر و نہیں ورا گز زبان کا تحفظ واسطے کوشش نجی سطح و رکٹ گئیں تے وسیع سطح کی کوشش محض تاریخ کو تحفظ ہو جین گی۔

۲۱ فروری مادری زبانوں کو عالمی دیہاڑو۔ یو دیہاڑو یوں تہ مہاری ہی غلطیاں کی یاد کر اوے و رہون ہم اس دیہاڑا ناں بڑا جوش خروش سنگ مناواں، یو ظاہر کرن جے ہم اپنی ماں بولی نال مچ لگاؤ رکھاں۔ و بڑو سوال یو ہے جے ماں بولی سنگ محبت مہار اطور طریقہ مانھ جھلکے کے نہیں؟

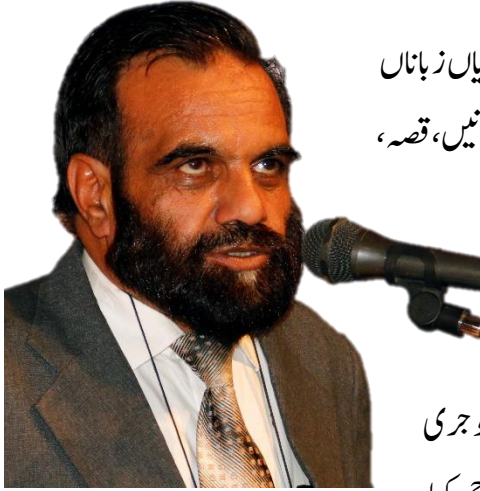
دنیا مانھ مچ ساری زبان ہیں اور ہر زبان کو عروج تہ زوال وی دنیا داری کو حصو ہے۔ کسے وی زبان واسطے خطرہ کی صورت تہ بن جیے جدماں آپ ہی ماں بولی وروں ہٹ جیے۔ بچے ناں کسے پرائی زبان ماں لوری سنان لگ جیے۔ آسین پاسین ہر پلے دو جی کئی بیگانی زبان واہیں ور نظریہ جدت یا برائے نام مجبوری سنگ مادری زبان کدے دور گراں توڑی اٹک جیے۔

اس گل مانھ کائے دو جی گل رل نہیں سکتی جے ماں ہی ہے جیری اپنی ماں بولی ناں سام سکے۔ کئی دو جی ذمہ داریاں بیچوں یاوی ماں کی ڈھڈی ذمہ داری ہے کہ ماں بولی کو تحفظ کرے ورجدت کا دور مانھ یو احساس مک گیو ہے۔ کسے وی سماج کا بسنگاں کارویہ ذہنی، جذباتی، اخلاقی، داخلی و خارجی قدراں سنگ پروان چڑھیں۔ یو سب کچھ کسی نہ کسی راز بان نال تھیو واؤ ہے۔

ہر زبان بولنا آلاں کا مخصوص رت رواج ویں جو اس ماحول نال وابستہ ویں۔ یوں علاقو، ماحول، موسم، مذاہب تصرف ضرورت الفاظ اہمیت رکھیں۔ زبانوں کو تحفظ اس صدی مانھ اوکھو وی ہے تے سوکھو وی

## ماں بولی غوجا و کسراں ممکن اے؟

عطا الرحمن چوہان



۲۔ دوسریاں زبانیں

وچوں کہانیں، قصہ،

کہاوت

تے

مضمون گو جری

زبان ماتر جمو کیا

جائیں۔

۳۔ گو جری نعت تے حمد کیس مجلس منعقد کی جائیں۔

۴۔ واعظ تے مولوی حضرات اپنا واعظ گو جری ماکرن غی

عادت بناویں۔

۵۔ ہر گراں ماہانہ گو جری تقریری مقابلہ کروایا جائیں۔

۶۔ اہم دنوں غامو قعہ ور گو جری مضمون لکھن کا مقابلہ کروایا

جائیں۔

۷۔ تعلیمی اداراں ماں گو جری مشاعرے کو سلسلو شروع کیو

جائے۔

ڈیرہ گراواں تین شہراں پاسے منتقل ہون نال نویں نسل  
نویاں بولیاں ور منتقل ہو رہی ایں۔ گو جری زبان پہلاں ای  
جھوں کشمیر، ہزارہ تے مالاکنڈ توڑی رہ گئی اے۔ ان علاقوں  
توں نقل مکانی غی دوڑ لگی وی اے۔ لوک تعلیم تے روزگار  
واسطے شہراں پاسے آباد ہو رہیا ایں۔ میڈیا توں جت ہم بہت  
کچھ سکھ رہیا آں، اُت ہی ہم اپنی زبان تے تہذیب توں محروم  
ہو رہیا آں۔ پچھلا تریاں سالوں ماں دنیا ور سب تیں زیادہ  
تبدیلی آئی ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی نال تہذیبی حملوں نے ساری  
تہذیبیں ناں چیلنج کیو وٹو ہے۔

مہاری قوم نے اپنی زبان کی دو جیاں قوماں کولوں بد کے  
حفاظت کی ہے۔ ہن ماں بچاں ناں نویاں زبانوں کو عادی بنا  
رہی ہیں۔ اس بیماری کولوں نویں پودناں بچان کی لوڑ ہے۔  
نویں نسل ناں پہلاں گھراں ماں گو جری سیکھن دے، بڑا ہو  
کے وے باقی زبان وی سکھ لیں گا اور ماں بولی نال انہاں کو  
تعلق وی قائم رہے گا۔ اس کم واسطہ کج تجویز پیش ایں:  
۱۔ اپنا سماج ماں جیسر لوک گیت، کہانیں، اکھان، بیت اور ماہیا  
موجود ہیں انہاں ناریکار ڈور لایو جائے۔



۱۲۔ گوجری کتاباں نا پھیلان تے ان کی تقریبات رونمائی کو ہر علاقہ مارواج دین کی لوڑ ہے۔

۱۳۔ گوجری بیت بازی، نعت خوانی تے گیت گان کا سالانہ مقابلہ ہر گراں ماکروان کی ریت باہن کی لوڑ ہے۔

۱۴۔ گوجری بستیاں ماخطبہ جمعہ کی تقریر، روزانہ کو درس قرآن و حدیث گوجری زبان مادیں کو رواج دین غی لوڑ ہے۔

میر و خیال ہے انہاں کماں کا کرن نال، ہم اپنی ماں بولی نا وقت کا دھار اکولوں بچالیاں گا۔

۸۔ سوشل میڈیا توں پور و پور وفائدہ چاتاں واں آڈیو، ویڈیو تے تحریری مواد اپ لوڈ کیو جائے۔

۹۔ سوشل میڈیا ورپ لوڈ ہون آلا مواد ناں زیادہ توں زیادہ شیئر کرن ماکدے بخیلی نہی کرنی چاہیے

۱۰۔ ہر گھر ما گوجری لا بھریری قائم کی جائے اور گوجری زبان ماچھن آلی ہر کتاب خریدن کی عادت بنائی جائے۔

۱۱۔ گوجری لکھاریاں ناعزت تے احترام دین کی لوڑ ہے۔

## حمد باری تعالیٰ

میرا دل ماں میری جان ماں توں ہے ہر بھل کی مسکان ماں توں  
ہر شان تیں اچی شان ماں توں بجلی کی مٹھڑی تان ماں توں  
عبدالرشید چوہدری



عبدالرشید چوہدری



Gojriadab



03175956566



بزم گوجری پاکستان



کہانی

## چڑی تے چوہو

تحریر: شاہدہ بنت قاضی محمد بشیر (راولپنڈی)



ایک دفعہ کو ذکر ہے اک چڑی کو ٹاہلی کا بوٹا اور آلنو  
تھو اور اک چوہا نے اسے بوٹا کی جڑاں وچ کھڑ  
بنائیو وہ۔ دوئے گمانڈھی تھا لیکن آپس ماں کُملتا  
لڑتا رہیں تھا۔ اک دن چوہو کھڑتوں باہر نکلیو۔ اس  
ناں روٹی کو پہور و دسیو۔ اسے گھڑی چڑی نے وی  
اس پہور اناں دیکھ لیو۔ اُنکاں چوہا نے چھال  
ماری۔ اُنکاں چڑی نے وی اڈاری ماری۔

چڑی نے کہیو: یوہ میرو ہے

چوہو بولیو: نہی یوہ میرو ہے

دوہاں ماں مقابلو لگ گیسو۔ کول ہی اک بکری  
چرے تھی۔ کہن لگی: "دیکھو، لڑائی جھگڑو مندی  
گل ہے۔ تم دوئے مل بندھ کے کھالیسو۔

چڑی نے کہیو: مناں یوہ منظور نہی۔ پہلاں میں

دیکھیو تھو، اس واسطے یوہ میرو ہے۔

چوہو بولیو: نہی، پہلاں میں دیکھیو تھو، اس واسطے یو  
صرف میرو ہے۔

اک چالاک کاگ یا لڑائی دیکھے تھو۔ وہ جھٹ پہورہ  
ور جھپٹ کے لے گئیو۔

چڑی اور چوہا دوئے کملتا لڑتا رہ گیا۔ دوہاں ناں کچھ  
وی نہی ملیو۔ دوئے بہت بچھتا یا۔ سوچن لگا: "ہاے

افسوس لڑتا نہ، مل بندھ کے کھالیتا"۔ سبق: ہمیشہ

اتفاق اور اتحاد کی گل کرنی چاہیے۔ دوہاں کے

درمیان کی لڑائی ماتجوفاند و چا جائے۔

ماہنامہ بزم گوجری (ڈیجیٹل) فروری ۲۰۲۳



## مکالماتی کہانی منیر احمد زاہد

یہ کہانی سابق امریکی صدر ٹرمپ اس کی ٹبری تے پاکستان کا سابق وزیر اعظم عمران خان کے بشکار گل بات اپر مشتمل ہے۔

کردار:- ٹرمپ تے ٹبری تے عمران خان۔

عمران خان:- ایریٹر مپاسچی گل پچھے دے ہوں تیرے کولوں پیسہ منگن ننیں آو

میں پچھلے سال ممیس کٹاکٹریں پالن تے زمیں راہن باہن گی سکیم بنالی تھی

نہ کسے گی محتاجی غلامی، دے نہ قرضوں کی لوڑ

اے بکروالاں نادیکھو مال چوکھر رکھیں دے موج ماریں

ٹرمپ:- بکروال کیہڑارے عمرانیاں؟

عمران خان:- اوہ وے ہی جنہاں نا افغانستان ما کوچی کہیں

اپنوکھیں پیسے کسے گی مول گل نہ منیں دے نہ چلمیں۔

ٹرمپ:- اوہ عمرانیاں افغانستان کی گل نہ کر مناں لوندر اچڑھیں۔

عمران خان:- سب تیرا پچھلاں گا کر توت ہیں نہ ات جانا نہ لوندر و

چڑھوتناں پتو اے یہ افغانی کسے کولوں قابونیں آیا۔

ٹرمپ:- ایراس واری میری جان چھڑکا توں دوجی واری میرا باپ

گی توبہ!

عمران خان:- اک شرط ہے میری۔

ٹرمپ:- کسے رے؟



عمران خان:- اے مودی ناستجھامہارا جموں و کشمیر ماکبر والاں ور جنگل بند کیا ہیں انہاں گومال پہاروں ہر سال مارن ہوئے پچھلے سال اک گدری مار چھوڑی تھی آصفہ بڑو ظلم کیو توبہ!

ٹرمپ:- وہ مودو ہندوستان ماسلمان کے عیسائیاں ناوی کپے ٹکے، کئی ساڑ چھڑیا پرار جے فیروی ہوں تیر اکہن ور کہوں گواسناں ور میری اک گل سن۔

عمران خان:- کے رے؟

ٹرمپ:- یرا تم دوئے گمانڈی رل مل جر گولاگے مسلو حل کیوں نیں کرتارے؟ روزگی ٹاں ٹاں ٹکے، ککڑ کہول دے چچھول لایورہ تم نے۔

عمران خان:- یرا تو بڑا موٹا دماغ کو ہے ہوں یو ہی کہوں لگو جے نہ جنگ افغانستان ماتیر احق ما ہے نہ جموں و کشمیر مامیر احق ما۔

ٹرمپ:- باجوہ کے کہہ اس گل ما؟

عمران خان:- یرا اک دے تو باجا کولوں بڑو چپکے تر ٹھو وہ بڈھو۔ ٹرمپ:- ترہن گی گل نیں یرا جنو ڈا ہڈو دے سے مناں۔

عمران خان:- کشتی کھیڈ گے دیکھ لے۔ ٹرمپ:- نیں یرا بڈھا جتاں گی کنڈ لا چھوڑے دے بے عزتی ہو جائے۔

عمران خان:- یرا تمنا بے بے عزتی نال کے؟ کدے ویتنام کدے افغانستان۔

ٹرمپ:- افغانستان گوناں نہ لے فیرو لوندرو چڑھ گیو یرا۔ عمران خان:- لوندرا کولوں بچنو ہے دے اپنی پالیسیاں نابدل۔

ٹرمپ:- یرا وہ ہی کج کروں گو، پہلاں جان دے چھٹے پچھلاں جھمیلیاں کولوں۔

عمران خان:- جیلہ؟ کیہڑی جیلہ؟ ٹرمپ:- وامیری بوہٹی ہے، اس گوناں نہ لیے خاناں۔

عمران خان:- یرا بوہٹی ہے دے رکھ اپنے کول۔ جسرا کہیے نامیں بوہٹیں نیں دیکھیں۔ 3 کرر ہیوہاں ہن توڑی۔

ٹرمپ:- چپ کر آہستہ بول میری بوہٹی سن گئی دے کٹے گی مناں وی نال سکھان اپرتناں وی۔

بیابہ گی گل سن گے لہرچ چڑھے اس نا۔

عمران خان:- تاں تو وی بوہٹی کولوں ڈرے اسے نا

نہ کہوں مسلہ کشمیر حل کراوے؟ ٹرمپ:- اس گا کن نہ بھریے مت ہوں بوہٹی دوں وی جاوں۔

عمران خان:- فیرو حل کرا مسلو کشمیر۔ ٹرمپ:- ہلایرا ہن چپ کر، کروں گو کچھ بے گل منی مودانے۔



# افسانچو۔۔۔ رشتو

ڈاکٹر محمد اکرم بانٹھ

عالم دین تے زمان علی دو بھرا مچ پیار تے محبت نال  
رہیں تھا۔ ایک کی بچی تے دو جا کو بچو تھو۔ دوئے بھرا دل ہی دل  
ماں آپس کور شتو پکاتا رہیا۔ وقت گزرتو رہیو تے آس بدھتی رہیں۔ پر انہاں دوں کی گھر آلی آپس میں ایک دوجی تیں دور دور رہیں تھیں۔ ایک دیہاڑہ بڑا  
بھرانے نکا بھائی کے گھر آکے اپنا پوت واسطے رشتو منگیو تے جواب ملیو کہ اے ہن چار پنج سال توڑی بیسگی کور شتو نسیں دین لگو۔ کیوں جے دہ بی اے ماں  
پڑھے۔ پر بڑا بھائی نے دوسرے دن فرجا کے بچھو تے نکہ بھائی نے فرپہلاں آلی گل کہی۔ نکو بھائی بار بار یہ کہتو رہیو کہ بچی کور شتو تمنناں ہی دوئوں گو۔ بڑا  
بھائی نے اعتبار نہ کیو تے بار بار پچھتو رہیو۔ اس طرح کئی وار دو بھیاں کے بشکار تلخی وی ہوتی رہی۔

اس دوران باقی شریکاں ناں وی موقع مل گیو تے انہاں دو بھائیاں کے درمیان اس طرح کی غلط فہمی پیدا کرد تیں کہ نکو بھائی بار بار یقین دہانی  
کراوے لیکن بڑو بھائی تے اس کا خیر خواہ نے یہ گل مشہور کر دیتی کہ عالم دین اپنا ایمان تے مکر گیو ہے۔ اس پر اپنا ساکاں بھائیاں نے بلتی پراگ نہ مچ تپاؤ  
دو، پھر پنجائیت و پنجائیت شروع ہو گئیں۔ اس پر کنبہ برادری تے شریکاں نے دوہاں نہ اک دو جا تیں اتو دور کرد نو کہ فران کے درمیان صلح تے دور  
ہوتی گئی پر ایک دو جا کا گھروں چھٹ گیا۔

اس دوران بڑا بھائی نے ایک بڑو گروپ اپنا نال لا کر نکہ بھائی ناں کہلو کرد تو اور خود کئی دوسری جگہاں پر رشتہ کی تلاش شروع کردتی۔ آخر اپنا  
کنبہ تیں بار اک جگہ اپنا بیسکا کی منگنی کردتی۔ اس پر نکو بھائی مچ د لگیر ہو نو پر پانی پل کے بیٹھوں گزر چکیو تھو۔ سیانہ سچ کہیں جے وقت گزریو تھہ نہیں  
آتو۔ سچ تے یاہ گل ہے جے گھراں ناں تے بھائیاں ناں بسان تے اجاڑن وچ گھر آلیاں کو قانون ہی چلے۔ اگر وہ چاہیں تے بھائی وی بھائی رہ سکیں نیں تاں  
بھائی وی اک دو جا کا دشمن بن جاویں۔

مہارو معاشرہ اس طرح کی صورت حال نال مچ جڑیو وہ ہے۔ اصل حکمرانی تے آج وی عورتاں کی ہے مرد بیچارہ مجبور تے بس کس بنیاواں۔ سچ  
تے یاہ جے بڑو بھائی کچھ عرصہ صبر کر جا تو اور نکو بھائی وی اپنی پنج سال کی ہٹ دھرمی پر نہ رہتو تے نہ شریکاں ناں نفاق کو موقع ملتاو نہ عورتاں کا کن  
بھریا جاتا۔ سیانہ سچ کہیں جے بہاری کو تیلو جد کر نو شروع کرے تے باری وی تیلو بن جاوے۔

## تیر و لکھ نہ رہ (سچی کہانی)

محمد رفیق شاہد



کریمو بڑا کھڑ جنو تھو متھاپر کر ہٹھ کی لمی لکیر ہر ویلے ننگی تلوار ہاروں  
چمکتی رہ تھی میں جد بھی ڈٹھو اُسنائ غصہ ماں ہی ڈٹھو۔۔۔ ہس کے بولنو  
یا چنگی گل کرنی اس کا خمیر ماں شامل نہیں تھی۔ وہ گامو کو اک ہی پُوت  
تھو شاید نکاں ہوتاں ماں باپ کا لاڈ پیار نے بگاڑ دیا تو تھو، اس بارہ  
ماں منان کچھ بتوئیں، پر میں جس ویلے دیکھو بیچارہ کافی عمر کو ہو گیا تھو  
نظر بھی گھٹ گئی تھی تے رُتاں چھوٹا بھی لگیں تھیں۔ لوک کہیں ویں تھیں  
کریمو ناں اندھرا تو ہو گیا ہے۔ جوانی ماں بھی شام ہوتاں ہی کچھ نہیں  
دے تھو تے اکثر کسے بھٹا پڑوں پر ت کھا تو کسے ڈوگا کی ہتھل ماں جا  
لگے تھو۔ جسے پہلاں دسیو کہ وہ باپ کو ایکلو پُوت تھو تے ساری  
جائیداد کو مالک بھی۔۔۔ زمیں بھی کافی ساری تھی دانہ گھر کو ہو جائیں  
تھا، مال چو کھرو کافی تھو گھرو وی باپ نے سوہنا بنا دیا تو، تے کریما کو بیاہ  
بھی چنگی تے سگھر کڑی نال کرواد تو تھو جس بیچاری ناساری عمر کو قضیو  
پے گیو تھو۔۔۔ باپ تے تاو لو ہی اللہ ناں پیارو ہو گیو پڑماں نے کریما کا  
بھاگ دیکھیا۔۔۔ کریما کو روڈیو گھرتے باہر اک جیسو تھو، بلکہ گھر ماں  
تے وہ اور ہی سخت ہو جائے تھو تے اک ظالم انسان بن کے ہر دوجے  
تیجے دھیاڑے ٹبری ناں مار مار کے اڈھ موئی کر چھوڑے تھو۔ پر اس  
بیچاری دھیمی دھیانی نے ہمیشاں صبر کیو تے اپنے پڑھوں آلاں ظلماں  
کو اپنا پڑیاں اگے کدے اٹھار نہیں کیو، چُپ چاپ گھر کا بخت کرتی تے  
بچہ پیدا کرتی رہی۔۔۔ کریمو تر وہاں دھیاں تے اک پُوت کو باپ بن

گیو پڑ ٹبری کا پاسہ پھر بھی سیکتور ہیو۔۔۔۔۔ ماں نال وی اُس کو روڈیو چنگو  
نیں تھو، بڑھی ماں نال وی بروہی پیش آوے تھو۔

وہ ماں جیڑی اپنو سکون تے آرام تباہ کر کے، راتاں کا جگر تاتاکٹ کے،  
کڑا کا کی ٹھنڈی بن راتاں ماں بچہ ناں پشاب آلی جگہ توں چاء کے اپنی آلی  
شکی جگہ رکھ کے آپ گلی تے پشاب آلی بدبودار جگہ لیٹے، جے کدے  
میرا لعل ناں ٹھنڈ نہ لگ جائے۔۔۔۔۔ سر سجدہ ماں رکھ کے رب  
کو لوں بچہ کی لمی عمر کی دعا منگے منت مئے۔۔۔۔۔ نذر نیاز تے صدقہ  
خیرات کرے۔۔۔۔۔ اتنو کچھ اک ماں ہی کر سکے دنیا ماں کاے ہستی  
ماں جیسی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ تاں ہی تے جنت ماں کا پیراں ہیٹھ  
ہے۔۔۔۔۔ پر اولاد جوان ہو کے اپنا آپ ناں جوان ہی سمجھن لگ جائے  
اپنا بچپن تے ماں کی ممتا ناں یاد نہ رکھے فرماں کو حق ادا نہیں  
ہو سکتو۔ ماں کو حق ادا نہ ہو سکیو تے فر کچھ وی نہ بن سکیو نہ دنیا تے نہ ہی  
آخرت۔۔۔

کریما کی ماں آخر ماں تھی اُس نے وی اُس ناں اسے طرح  
پالیوے گو۔۔۔ بڑا ارمان اپنا دل ماں رکھیا ویں گا۔۔۔ بڑی آس تے  
امید پُوت نال لائی ویں گیس پر ہائے افسوس ایسو کچھ نہ



ہو سکیو۔ کریو بھل ہی گیو کہ وہ جیو کس نے۔۔۔ پاپو کس نے۔۔۔  
لاڈ کس نے کیا۔۔۔ وہ تے سوچے تھو ہوں ایسو ہی تھو، ایسو ہی ہاں،  
تے ایسو ہی رہوں گا۔ آکرٹے غور کا ندھیر ماں اُس ناں کجھ نیں دے  
تھو اک دن اُس نے طیش ماں آکے ماں ناں وی اپنا تھد دس دتا۔ ماں کی  
دعا اگر رد نہیں جاتی تے اُت ماں کی بد دعاوی بندوق کی گولی باروں  
لگے۔ کریو نہ ماں ماری، ماں اور تے کجھ نہ کر سکی، کسے اگے ہائے  
فریاد نہیں کی، پر اتنی گل ضرور کہہ گئی۔۔۔ عاء جا کریو تیر و کجھ نہ  
رہ۔ فر کے رہنو تھو۔۔۔ عاء کلھ وہ نہ رہیو،۔۔۔ نہ ٹیری رہی، نہ اولاد اس  
کی رہی، نہ کو ٹھوتے زمین، نہ مال تے چوکھر۔۔۔ کلھ وی نہ رہیو۔

گئی۔۔ اک دھیلائے بیماری نے شدت اختیار کر لی لھنگ کے نال  
خون کی اُلٹی آئی تُو فن تے پچکن لگی پر کسے نے دھیان ہی نیں دِتو کہ کے  
ہون لگو ہے، بس فر کے تھو تُو فنتی تُو فنتی اچانک چُپ ہو گئی تے بے چاری  
مسکین دنیا کا ساراں ظلماں تے جھمیلّاں کو لوں جان چھڑا کے ہمیشہ کی  
نیند سو گئی۔۔ بُری کی موت کو وی کریمو پر کوئے اثر نہ ہو یو، کوئے  
مصیبت کو پہاڑ نہ ٹُٹیو کیوں کہ اُس کی اولاد جوان ہو گئی تھی، دھیں روٹی  
پکالیں تھیں، گھر کا کم کاج کر لیں تھیں، کریموناں کے پرواہ تھی۔ پر  
رب کی ذات وی بڑی بے پرواہ ہے۔ اجسیاں کرتوتاں کو ادھار زیادہ چر  
نہیں رہتو۔ کیونکہ اُس کی بادشاہی ماں دیر ہے پر اندھیر نیں۔ کریمو کی  
بڑی دھیی باپ کی مرضی کے خلاف بیاہ کر گئی، دُوجی دھیی ناں اُس کا  
پتیر ابھائی زبردستی چاء کے لے گیا، پوَت پہلاں ہی گھروں نس کے دور  
کسے کا گھر کی نوکری کرن پے گیو تھو۔ ساراں تیں نکی دھیی وی  
گھر چھوڑ کے کسے نال ٹُر گئی۔۔







## غزل۔۔ ریاض احمد صابر سُرنکوٹ

دنیا میں سنسار میں خالی جائیے نہ  
توں آپنا گھر بار میں خالی جائیے نہ  
تیر واک اصول تیری خوش بختی ہے  
توں آپنا کردار میں خالی جائیے نہ  
نمو جھان ناں ہو کے جائیے بستی میں  
آپنا ہار سنگار میں خالی جائیے نہ  
اِس سودا ماں سود منافع باہد اہیں  
اِس کار و بار میں خالی جائیے نہ  
لے جا صابر اِس کی جھولیں بھر بھر کے  
داتا کے دربار میں خالی جائیے نہ



## غزل

جاوید سحر

جیڑو پر بت اپڑیں جاتیں ایک واری ہل گیو  
نال بٹا چھڑیے تو میر و جے کدے فر کھل گیو  
کے دھسوں کس کس نے میرے نال کے برتا کیو  
اک زمانو نال ٹریو اک زمانو چھل گیو  
خبرے اس جاتک نابدر کنی یا کیسی پے گئی  
خبرے اس اپر کسے بانگی گو منتر چل گیو  
دل گی زمیں ایٹگی واری وی کیلّی رہ گئی  
اس سے وی ہجر گورو ڈو بہتیر و کھل گیو  
داوی منّاں ہیر گے تھوڑی جہی شرمائی  
ہوں وی اُسناں دیکھتاں ای دیکھتاں پھونٹھل گیو

## غزل۔۔ خادم حسین خاکی (پونچھ)



پہل کے وی تے نہیں ناہُسلنی اپنی کدے اوقات رے۔  
 رات توں بعد تہاڑی آوے مڑ کے آجے رات رے۔  
 سدو نہیں اک جیسو موسم رہتو، وہ وی رنگ بدلتورہ۔  
 شر دسیال بہار گتے آجے فربرسات رے۔  
 سکھ تے دُکھ کی کنڈ جڑی رہ۔ کہو کد مونہہ فیرے۔  
 کوئے پتو نہیں کہرے ویلے بدل جیں حالات رے۔  
 جس کے اندر جوئے رکھیو باہر اُسے آنوئے۔  
 بکھری بکھری سوچ وئے سب کی۔ بکھرا خیالات رے۔  
 شاعری کو نہیں کم سولو پے سوچاں سنگ گملنو۔  
 کسے کسے ناب کی طرفوں لہجے یاہ سوغات رے۔  
 کس کے اندر کے صلاحیت۔ کن صفتاں کو مالک وہ۔  
 سیانا لوک پچھان لیں خاکی۔  
 سُن کے گل تے بات رے۔

## غزل۔۔ اقبال حیات



دُور اکھلاں تیں مری اکھلاں کا تارا چل گیا  
 سسکتی رہ گئیں نظر، ہائے نظارا چل گیا  
 رسم ٹٹ جاتی جے کوئی ے حوصلو دے چھوڑ تو  
 سکھ، نصیحت، مشورہ دے دے گے سارا چل گیا  
 فرد بارہ دل بدھا گے ہم نے اوہ جانو کیو  
 وے بڑا خوش ہیں کہ خربہ فرد بارہ چل گیا  
 جیبھ کی جت بے بسی تھی اُت یہ اکھ کم آگئی یں  
 لفظ جت نیں چل سکیں تھات اشارا چل گیا  
 سب کیماں نظراں توں ہوں کھنچ کھنچ گے آہو تھو حیات  
 آخراں دل ورتی نظراں کا آرا چل گیا

غزل۔۔ صدام حسین صارف



عشق کی منزل ہے اُوکھی چل توں چڑ کے دیکھ لے  
کون یار اموہنڈ ولاوے اُوکھے بڑ کے دیکھ لے  
بے خطا کے سر خطا تیں لاگے ثابت کے کیو  
فر کوے الزام میرے متھامڑ کے دیکھ لے  
بیس کے اُوہلے میرے تیں کن مانھ گوشا کے کرے  
سچو دعوہ ہے جے تیر و باندے لڑ کے دیکھ لے  
یوہ تے پکھنوناں پتوہے ہو ر جانے کے کوے  
جسڑ و بلیتی چھنی اُپر پل ماں سڑ کے دیکھ لے  
توں پھلاں کی سیج پلئیو توں نہی صارف جانتو  
نال کنڈاں کے کدے وی یار آڑ کے دیکھ لے

غزل۔۔ شاہد شوق



تیرا پیریں بستو ہوں  
فر نہ در در نستو ہوں  
توں اک بولی لا کے دیکھ  
لکھاں تیں وی سستو ہوں  
تیرو چیتو پہلتاں ہی  
پہلیو ہر اک رستو ہوں  
میری گل ور رُسیہ نہ  
تیرو کچھ نی کھستو ہوں  
اندر کیلوں قضیاں غو  
باہروں باہروں ہستو ہوں  
گل کرنی تے جاڑوں ، در  
دل کی گل نی دستو ہوں  
گردن اُچی رکھتو گر  
نیچاں ما نہ پھستو ہوں

غزل۔۔ زابدہ خانم پونچھ



کاغذاں کول نہ تیلی تہریے  
گل کرے تاں سچی کرے  
پورو قول نہ کر سکتوے  
نہ نیسے نہ ہامی پھریے  
صبر کو میو مٹھو ہووے  
کدے نہ توں بے صبری کرے  
بول کولار اس نہیں آتا  
ہیٹھ دنداں گے گیٹی تہریے  
غیراں ناں جے پگ دیئے خانم  
شکنی مانھ لے پانی مرے

غزل۔۔ جاوید مسرور



کیوں پوچھتانی اتھروں مہارامصیبتاں مانھ  
ہم تے آٹھے پھر تھا تھارامصیبتاں مانھ  
پہیال ویں خشی مانھ اپنا پرایا سارا  
کوے کسے کو کدوے یارامصیبتاں مانھ  
اج رازدار اپنا یہ ہمسفر بھی چلیا  
من ایکلانا سٹ کے سارامصیبتاں مانھ  
دیتا دلا سونی ات رل کے کریں تہامی  
مظلوم مفلساں کا کہارامصیبتاں مانھ  
آساں کی لو جھانکی بشکار کا بنہ نے  
سارا وصل مانھ ترسیں مارامصیبتاں مانھ  
طوفان ہی اٹھیں یا بارش ہوے غماں گی  
مل پیار کا تھان ورگارا مصیبتاں مانھ  
اک آسرو توں ہے بس تہائی کو ہمیشہ  
مسرور مانھ نہ سیٹھے یارامصیبتاں مانھ



غزل۔۔ حسن الدین حسن



جس واسطے زندگی برباد کی میں  
مل ان غوکھر و جواب گیو  
تعلق توڑنے ہولا تعلق گیو  
دے غے ہجر غا سخت عذاب گیو  
مارنے جگر مانہہ ہجر کا تیر ڈھنگا  
سینو ساڑنے کر کباب گیو  
دن چار غی موج بہار دس کے  
مکھ موڑنے نس شتاب گیو  
پہلاں ہس غے دل کھس لیو  
پیچھے چیز ہی بن نایاب گیو  
چھان مار یو دیس پردیس سارو  
کیدے چھپ ہی پھل گلاب گیو  
دکھ درد تے سوز فراق اتھروں  
سب کچھ دے غے بے حساب گیو  
کسے چیز غی ذری نی کسر چھوڑی  
دل تخن غا کر اسباب گیو  
ہن جین غوکھ سوادریو  
ہم راز ہی بن قصاب گیو  
زندگی دکھاں غی بن مرید گئی اے  
ظالم خوشیاں غی توڑ طناب گیو  
کس نادسوں یہ سوز فراق دل غا  
کیوں چھوڑنے ہم رکاب گیو  
جس نال تھو حسن پیار تیاں  
اج پہل وہ ادب آداب گیو

غزل۔۔ خلیل انجم نکمال



آج سردیاں کی شام ہے  
تیرا آن کو پیغام ہے  
تاں مچ کیو انتظام ہے  
ات جم ہے اور جام ہے  
کج بادلاں کو شور ہے  
کج دل بھی کمزور ہے  
کج بجلیاں کی کڑک ہے  
تیری یاد کی دھڑک ہے  
برف ہے اور برسات ہے  
رم جم کی سوغات ہے  
تم آج وی کیوں چپ ہیں  
تھاری دید غی تے رت ہیں  
آج موسم وی تے سرد ہے  
تاں دل ماں وی تے درد ہے  
تھاری یاد ماں خلیل ہے  
میری غزل اک دلیل ہے

## نعت رسول ﷺ

حافظ نعمان بالا کوٹ

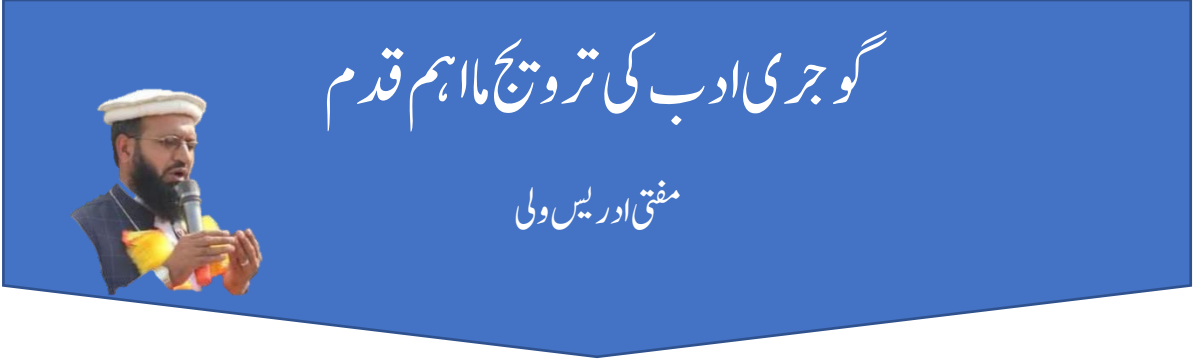
مدینو مناں سارا جگ تے دلارو  
ہے جت میر آقا گو کھر ہے پیارو  
مدینہ گی یاداں بہہ دل زار رووے  
ہے اُت رحمتاں گو خزانوں ہے سارو  
خدا نے مدینہ نانھ عظمت و دہنتی  
کہ جنت گو ٹکڑو ہے مدینو ہمارو  
جہاناں بہہ اس گی ہی شاہی ہے ساری  
مرامدنی آقا گو جس ناں سہارو  
مدینہ تے آوے مناں بھی بلاؤو  
کدے میری قسمت گو چمکے ستارو

## نعت رسول ﷺ

حق نواز احمد عباس پور



سوہنی صورت چن کولوں مونڈھے کملی کالی ہے  
سب نبیاں توں شان اُچی تیری شان نرالی ہے  
والیل گی زلفاں توں ہوئی رات جے کالی ہے  
چہرہ رُخ کولوں ہر دن نے ضیالی ہے  
تم بولیں قرآن بولے تم ہسین تے بھل کھلیں  
تھاری اکھاں گاڈوراں گی سوہنا بھلاں مالالی ہے  
سینو ہے آلم نشرح یسین گاند لشکیں  
مازاع گی اکھ سوہنی انگ انگ مثالی ہے  
لولاک گی شان آلو خاتم گاتو تاج آلو  
قوسین توں نیڑے تو تیر و مرتبوعالی ہے  
اصحاب ہیں سب تارا تو تاراں ماچن سوہنو  
اصحاب ہیں بھل سارا تو بھلاں گومالی ہے  
لکھاں ہیں درود آقا لکھاں ہیں سلام آقا  
میرا سر پر ہتھ تیر و سارا جگ گو تو والی ہے  
مابین یکتی گو دیدار نواز ہووے  
میرا سینہ گی ٹھنڈک بس تیر و وضو تے جالی ہے



# گو جری ادب کی ترویج ماہم قدم

مفتی ادریس ولی

راناہوراں نالتے مجلس ادارت ماشاں ڈاکٹر محمد اکرم بانٹھ، جاوید سحر، پروفیسر سجاد قمر، محترمہ شازیہ چوہدری راجوری، محترمہ ڈاکٹر طاہرہ جبین تے ہور جتنا بھی حضرات اس کار خیل ماشاں ہیں سارا ہی مبارک باد تے خراج تحسین کا مستحق ہیں۔ امید رکھوں جے یوہ سلسلہ نہ صرف جاری رہے بلکہ اس ماجد تے بھی آئے گی۔

بزم گو جری ڈیجیٹل ماہنامہ کی خصوصی اشاعت قوم کا عظیم راہبر تے راہنما جناب ڈاکٹر چوہدری مسعود احمد مرحوم کے ناں تھی جس ماچوہدری صاحب کی سوانح حیات کا اکثر پہلو ذکر کیا گیا ہیں، ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف ہند بلکہ پوری دنیا کا گوجراں کی ترجمانی کی تے گوجراں ناںہاں کی سابقہ تاریخ تے آمدہ چیلنجز تے بھی خبردار کیو تے نال ہی آتا ویلہ ماگوجر نوجواناں کی راہ بھی دسی ہے۔

بزم گو جری ڈیجیٹل ماہنامہ کو پہلور سالو ہی مچ ساری خوبیاں کو مرکب ہے جس ما کسے وی ادب کی ساری اصناف نا جادتی گئی ہے۔

ساراں تے پہلاں حاجی عبدالرشید چوہدری صاحب کی نعت ہے، حاجی صاحب نے ایک مداتکن شاعری کی ہے جس ماہور اصناف ادب طی ہوئیں تھیں وارے کچھ مداتین حاجی صاحب نے اللہ کا حبیب ﷺ کی نعت واسطے ہی اپنی تحریرات نا وقف کرد تو ہے۔

کسے وی قوم کی بقاء اس کا تارخی حوالہ نا محفوظ کرن ماپناں ہوئے جنہاں نا یاد رکھن واسطے مختلف طریقہ استعمال کیا جائیں، کوئی کتاب کی صورت ماتے کوئی رسالہ کی صورت ما، کوئی زبانی تے کوئی تحریری طریقہ نال محفوظ کیو جائے، اج کا زمانہ ما کسے کول ٹائم ہی نیں جے وہ کسے کول بیس کے پرانا تے تاریخی واقعہ سنے تے انہاں تیں سبق حاصل کرے تے دو جوائنٹ نے کتب بینی کورواں ہی مکاد تو ہے تے اس کی جا آن لائن تے ڈیجیٹل نے چالیو ہے۔

میرا خیال ما آن لائن انٹرنیٹ بھی فائدہ تے خالی نیں شرط یاہ ہے جے کوئی پڑھن آلو ہوئے، اس لحاظ نال بزم گو جری پاکستان نے موجودہ وقت کی نزاکت نا دیکھتاں مچ ہی اچھو قدم چالیو ہے جس کے اپر بزم گو جری کا ذمہ داران نا جس قدر خراج تحسین پیش کیو جائے وہ کم ہے، بزم گو جری پاکستان نے آن لائن (بزم گو جری ڈیجیٹل ماہنامہ) کڈھ کے ایک اچھی روایت قائم کی ہے، جس تے گو جری زبان کی ترویج کے نال نال گوجر قوم کی عظمت رفتہ بھی سامنے آئے گی۔

ڈیجیٹل ماہنامہ بزم گو جری مدیر اعلیٰ جناب عطاء الرحمن چوہان، مدیر چوہدری محمد رفیق شاہد، معاون مدیر عبدالرؤف کالونیل مجلس مشاورت مخلص وجدانی، عبدالرشید چوہدری، منیر احمد زاہد سرور

اداریہ مارفیت شاہد نے گوجری ادب کی نشات ثانیہ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ محسن قوم کا عنوان نال محترمہ شازیہ چوہدری صاحبہ نے ڈاکٹر چوہدری مسعود احمد صاحب کی زندگی کا مختلف پہلو باندے لیا ہیں۔ انہاں کے نال ہی ڈاکٹر صاحب کی زندگی پر مچ ہی معلوماتی تے اثر انگیز چھپایا دواعناصر لکھیا ہیں۔ شہنشاہ غزل مخلص وجدانی تے حاجی عبد الرشید چوہدری صاحب، شاہد شوق، حنیف چوہدری تے عبدالرؤف کلاوخیل کی غزل وی ہیں۔

مکالماتی کہانی کا عنوان نال منیر احمد زاہد کی تحریر وی ہے تے عطاء الرحمن چوہان، اشتیاق احمد مصباح، ممتاز چوہدری تے شاہد چوہدری کا افسانہ وی اس رسالہ ناچار چند لادہئیں۔

رسالہ کی جسرڈی ادبیاں کی ٹیم رکھی گئی ہے اس لسٹ نادیکھ کے یوہ لگے جے مستقبل ماہنا گوجری زبان ماہر مضمون اپرا یک نوؤں

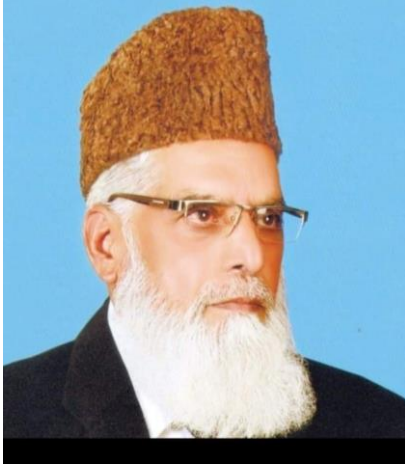
**چوہدری اقبال اختر مظفر آباد:** میری سمجھ مانھ، گوجری زبان نازندہ رکھن واسطے یہ حیلہ کرنا پوؤس گا:

1- سب تیں پہلو سب تیں اچو حیلو یوہ ہے کہ کمر تیں لے کے معاشرہ تک ہر جگہ گوجری بولنی پوئے گی۔

2- دوجو حیلو یوہ ہے کہ گوجری زبان مانھ ایسو معیاری ادب لکھیو جائے کہ جیڑو نصاب مانھ شامل کران کے قابل ہووے۔

معاذ خان گوجر، حویلی کھوٹہ آزاد کشمیر: محترم رفیق شاہد صاحب بہت عمدہ، تھاری یاہ کاوش انتہائی قابل قدر، باعث تسکین و مسرت ہے۔ ادارہ یو پڑھ کے مناں اندازو ہوگیو تھو کے اگلا صفحات ورمناں کے کچھ ملے گو۔ ممکن اے اس تو علاوہ بھی کئی رسالہ شائع ہوتا ویں لیکن میری نظر تو گوجری کو یوہ پہلو رسالو گزریو اے جس ما ادب کی تقریباً تمام ہی صنف شامل کی گئی ایں۔ مناں یاہ کہتاں واں کائے ہچکچاہٹ نی ہو سے کہ تھاراجیسا لوک جد تک گوجری ادب ناں دستیاب ہیں یوہ ادب پروان چڑھتورے گو۔ جذبوتے شوق سلامت رے۔ آمین

## کتاباں گو تعارف



نام کتاب: ہیرے موتی

مصنف: سعید اختر چوہدری

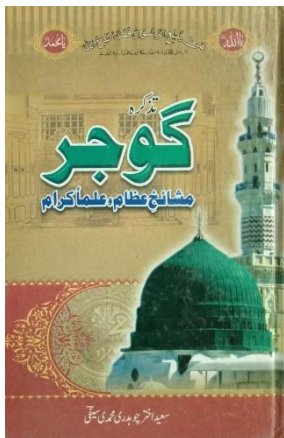
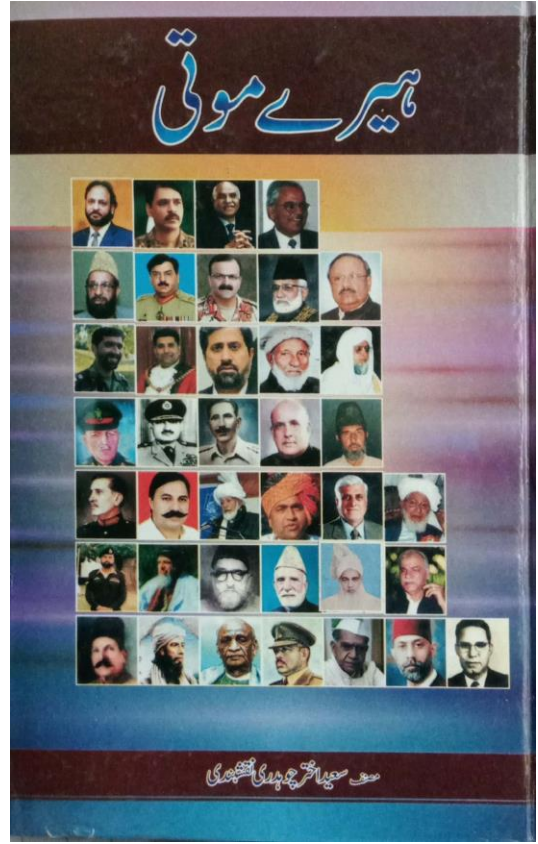
ایڈووکیٹ

قیمت: ۵۰۰ روپے [علاوہ ڈاک

خرچ]

ملن غوپتو: فرحان عباس چیچی ۲۰۲۲ء ۵۳۳۳۳۳

گو جر قوم کا ۳۳۳۳ ہمنواواں کو تعارف، حالات زندگی بڑی محنت نال جمع کیا گیا این۔  
جناب ماں بانی تحریک پاکستان چوہدری رحمت علی، سابق صدر فضل الہی چوہدری،  
سر سید پنجاب نواب سر فضل علی خان، والی سوات عبدالغفور آخوند المعروف سید و بابا،  
چوہدری محمد اقبال چیلیانوالہ، میجر جنرل مظفر الدین گورنر مشرقی پاکستان، جنرل سوار



خان سمیت پاکستان کی ۹۲ شخصیات، ہندوستان سابق صدر ہند فخر الدین علی احمد، سردار ولہائی ٹیل سابق نائب  
وزیر اعظم ہندوستان، مولانا قاسم نانوتوی، ممتاز صوفی، دانشور مولوی غلام رسول عالم پوری، ممتاز سیاست دان راجیش  
پانکٹ، محمد اکرم سابق وزیر داخلہ، ماناگری، گوند گوجر، آشا گجرانی ہیر و ۸۵۷ ریاست جموں کشمیر تیس میاں بخش  
پسوال، چوہدری غلام حسین لسانوی سمیت سینکڑاں چنیدہ شخصیات کا تذکرہ موجوداں۔ سعید اختر چوہدری اس کی  
دوسری جلد ورم کر رہا تھا لیکن زندگی نے ساتھ نہہ دتو تے وے دسمبر ۲۰۲۲ء مال اللہ ناں پیار ہو گیا۔

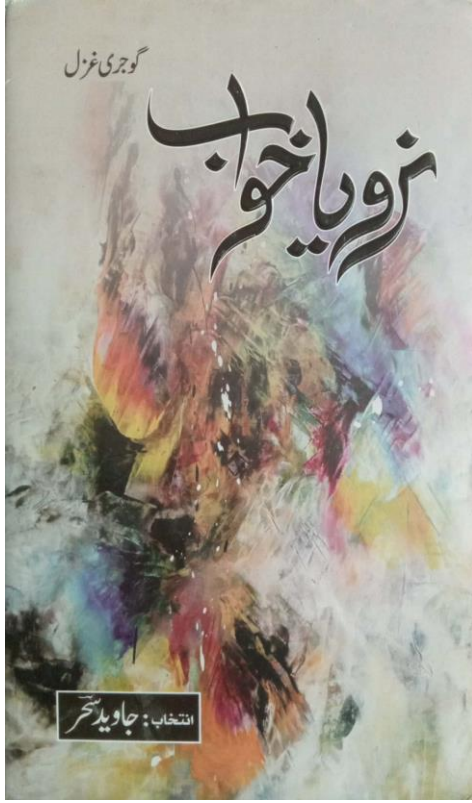
اس طرح سعید اختر چوہدری ہوراں نے گوجر مشائخ تے علماء کو تذکرہ و مرتب کیو، جس ما ۱۴۲۲ شخصیات کا حالات  
زندگی جمع کیا گیا ایں۔ جس ماں شیخ نور الدین ولی سرینگر، حضرت عبدالغفور آخوند سوات، میاں میر لاہور، جمال ولی،

بالاکوٹ، باباجی لاروی، پیر شاہ غازی میرپور، میاں محمد بخش سمیت ڈیڑھ سو کے قریب بزرگاں کا تذکرہ شامل ایں۔ یاد دے کتاب معلومات کو خزینو

ملن غوپتو: فرحان عباس چیچی راولپنڈی ۲۰۲۲ء ۵۳۳۳۳۳

ہیں۔

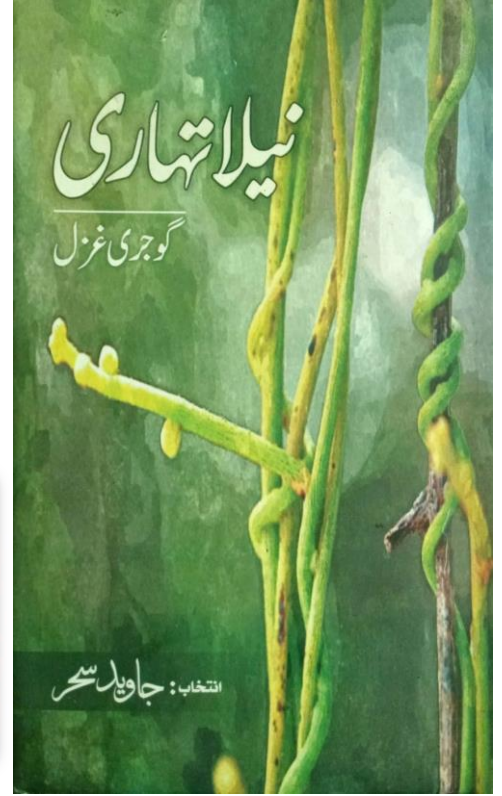




گو جری غزل [مجموعہ]

انتخاب

جاوید سحر



جاوید سحر جانیاں پکھنایاں گو جر شاعر ہیں۔ گو جری ادب نال محبت کی نشانی اے کہ اناں نے اپنی کتاب چھاپن تیں پہلاں گو جری کا معروف شعراء کی غزلاں ناد و کتاباں کی صورت میں شائع کیو۔ "نیلا تھاری" ۲۰۱۸ ماتے "زویا خواب" ۲۰۲۱ ماں شائع ہوئیں۔ ادب پروری کی یہ عمدہ مثال قائم کر کے انہاں نے ہم سب واسطے نووں رستود سیواے۔

ممتاز شاعر احمد حسن مجاہد نے اس کو اس طراں ذکر کیو اے "جاوید سحر اپنے ہاتھوں میں دیا اٹھائے خواب کے اس پڑاؤ پر پہنچا ہے جہاں چاروں طرف سے آنے والے راستے ایک ہو جاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد یہ قافلہ ایک بار پھر سفر کا آغاز کرے گا تو امن و انصاف، احترام انسانیت، رواداری اور محبت کے گیتوں کی خوشبو ہر طرف پھیل جائے گی۔

جاوید سحر کی ادب نوازی ناخراج تحسین پیش کرن کو صحیح طریقہ یو ہے کہ اناں کی شائع کردہ کتاب ہر گھر ماجگہ بناوے۔ گو جری ادب کی ترویج تے پھیلاو واسطے کتاباں کی خریداری کو رواج بنانو ہماری ذمہ داری ہے۔ اس طراں چار چھیرے قائم لا بھر ریاں ماوہ کتاب خرید کے پہچان کی لوڑاے۔ ہمنان زبانی جمع خرچ تیں بد کے ہن عملی طور پر اپنی محبت کو اظہار وی کرنو ہے۔

کتاب منگوان واسطے: اقراء کتاب گھر، عباس پور، پونچھ آزاد کشمیر فون ۰۳۲۵۵۸۵۵۹۰۴

# حضرت باباجی صاحب لاروی

ڈاکٹر طاہرہ جبین

پیدائش: سنجور بالا کوٹ ۱۸۶۳ء وفات: بابانگری وانگت ۱۹۲۶ء

تاریخ گواہ ہے بے دنیا ماں اُسے زبان نے ترقی کی ہے جس ناں سرکاری پشت پناہی نصیب ہوئی۔ گویا بادشاہ وقت کی زبان ہی سرکاری زبان کا درجہ تک پہنچتی رہی ہے۔ گوجری زبان کا شاندار ماضی کے بچھے وی یوہ ہی راز ہے۔ صدیاں تک قائم رہن آلی گوجر حکومتوں کی وجہ توں یہ زبان عوام کی عام فہم زبان وی بنی تے اس ماں تحریرتے اشاعت کو سلسلو وی قائم ہو یو۔ فرسیسی زوال کے نال ہی گوجری زبان ناں وی زوال آگیا جس کی وجہ توں آج توڑی گوجری پوری طرح نہ سنبھل سکی۔

بیہویں صدی کا شروع ماں گوجری زبان کا ڈوجا جنم کے بچھے وی اک بادشاہ کو ہتھ ہے۔ جس نے اپنی مادری زبان اپنا دربار کی سرکاری زبان بنا کے رکھی۔ اک ایسوا بادشاہ جس نے زمین کا بے جان ٹوٹا پر ہی راج نیں کیونکہ ہزاراں تے لکھاں دلاں پر آج وی اُس کی حکومت قائم ہے۔ اس بادشاہ ناں دنیا باباجی صاحب لاروی کا ناں نال جانے۔

میاں عبید اللہ لاروی المعروف باباجی صاحب لاروی ۱۸۶۳ء ماں سنجور اگراں تحصیل بالا کوٹ ضلع ہزارہ ماں پیدا ہو یا۔ پیدائش توں پہلاں ہی کسے بزرگ نے والدین ناں بشارت دتی تھی جے تھاری پشت توں اک بڑا روحانی مقام کو مالک پیداوے گو۔ جی صاحب چار سال کی عمر ماں ہی یتیم ہو گیا، بچپن کا دس پندرہ سال انتہائی غربت ماں گذار یا۔ بچپن توں ہی حضرت کو دھیان عبادت آلے پاسے تھو، وے کیناں شریف کا اک روحانی بزرگ حضرت نظام الدین کیا نوئی تیں بیعت ہو یاتے فر عبادت تے چلے کو سلسلو شروع ہو گیا۔ اپنا مرشد کا حکم نال ہی وے کشمیر چلیا گیتے اُتے تریٹھ سال کی عمر ماں ۱۹۲۶ء ماں وصال ہو گیا۔ مواحد کامل تے شریعت کی پابند اس شخصیت نے پوری زندگی اپنا ملن آلاں ناں راہ ہدایت وی دسی تے اُن کے دربار جسر میں محفل ہوتیں رہیں ویہ وی دراصل جدید گوجری ادب کی بنیاد بنیں۔ گوجری ادب کا پہلا دور کا تقریباً سارا ادیب تے شاعر، روحانیت تے شعر و ادب کا اس غیر سرکاری ادارہ توں فیض یاب ہو یا ہیں۔

حضرت باباجی صاحب لاروی آپ وی پنجابی کا بڑا شاعر تھا۔ تے اُن کی تصنیفات ماں اسرار کبیری تے ملفوظات نظامیہ ماں تصوف کی باریکی، مذہبی معاملات، سوانح حیات تے درود تے وظائف شامل ہیں۔ اس توں علاوہ سی حرفی کی صورت ماں وی اُن کو کلام موجود ہے۔ جس ماں عشق حقیقی کو تمثیلی بیان موجود

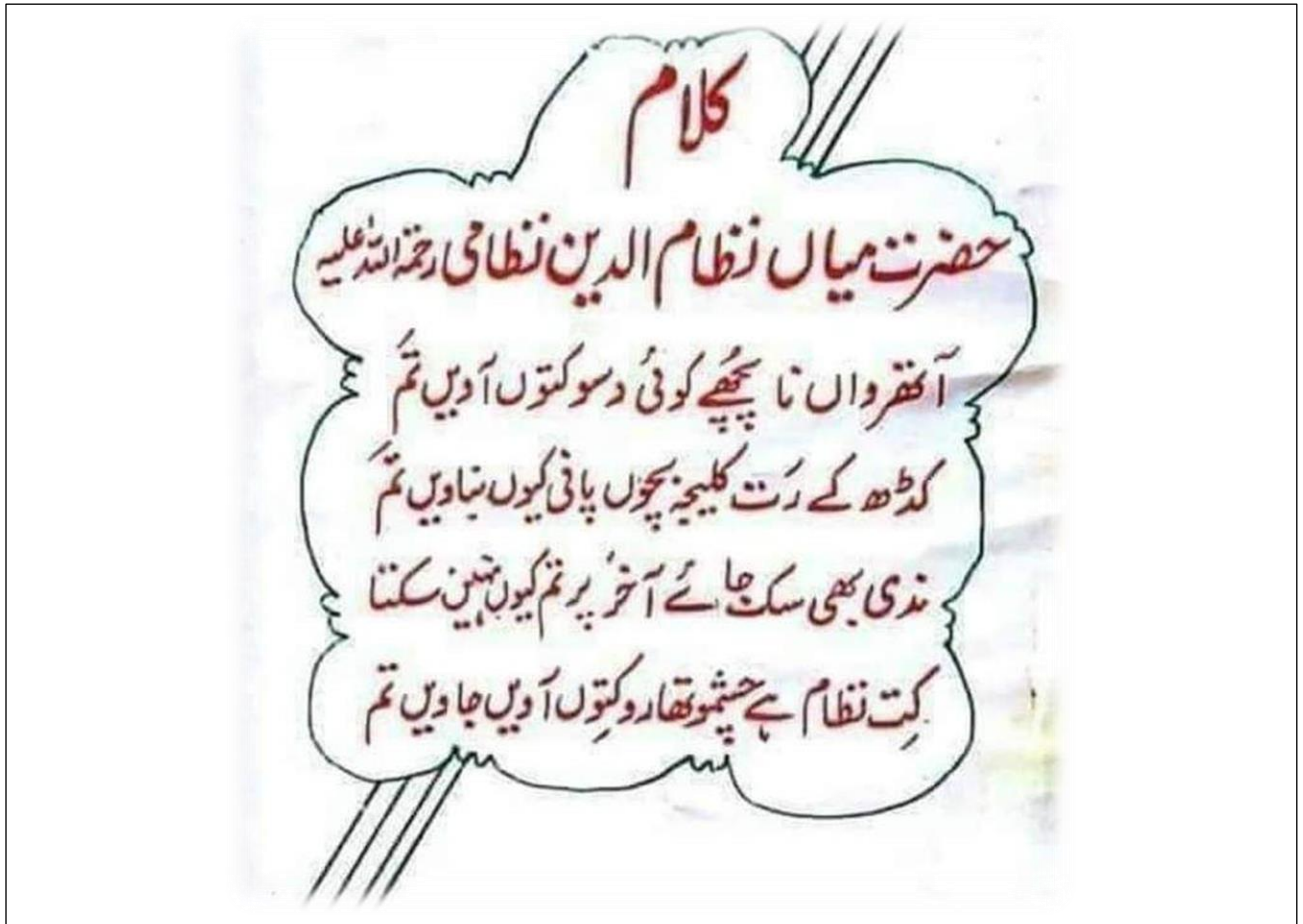


ہے۔ باباجی صاحب کی زندگی پر کئی ضخیم کتاب لکھی جاسکیں۔ ات اُنہاں کو ذکر گرجی زبان تے ادب کا حوالہ نال کیو گیو ہے۔ جس ماں اُن کی غیر سرکاری تے بے لوٹ خدمات کو اعتراف نہ کرنو مھارے نزدیک کفر کے برابر ہے

پنجابی زبان کا نمونہ:

ت: تارنگی اُنہاں ماہلیاں دی، ویکھو ماہلیاں تے بُوٹی لال ہوئی ہے      بچل کھلیاگو نماںیاں دا، ویکھو بھادرے دی کیسی چال ہوئی ہے  
اسو نکدے کتک دے جوڑ اندر، دھپ گھٹ تے ٹھنڈ کمال ہوئی ہے      عبدل گذری عمر تمام میری، روح بت دی اک مثال ہوئی ہے

ح: حال تہیاں رب ہی جانے جد مصیبت آوے      جھڑکاں دیون لوک تہامی تن من سب جل جاوے  
وقت غریبی یار نہ کوئی نہ کوئی ساک قبیلے      وچ گلیاں دے پھرن نماں، سر رنگے رنگ پیل



# آہ! پروفیسر ڈاکٹر عبدالغنی ازہری الشاشی

ایک عظیم علمی و روحانی شخصیت

از: سہیل سالم

ترجمہ شازیہ چودھری راجوروی



پروفیسر عبدالغنی ازہری کو اصلی نام عبدالغنی الشاشی تھو۔ انھماں کو تعلق پونچھ کا مشہور علاقہ منڈھر

نال تھو۔ 22 نومبر 1922ء میں منڈھر ما پیدا ہوا، ابتدائی تعلیم پونچھ ما ہی حاصل کی۔ 1943ء

پروفیسر عبدالغنی ازہری نے دارالعلوم دیوبند عالم فاضل کی سند اعلیٰ حاصل کی۔ 1966ء ما جامع ازہر مصر توں علم حدیث ماڈاکٹریٹ کی اعزازی سند وی اپنے

نام کی۔ اس توں بعد پروفیسر عبدالغنی نے کشمیر یونیورسٹی کا شعبہ عربی مادرست تے تدریس کو سلسلو جاری رکھیو تے بحیثیت صدر 1997ء ماسکدوش

ہوا۔ پروفیسر عبدالغنی ازہری کی کئی کتاب منظر عام ور آچکی ہیں جنہماں ماقدم تاریخ گوجر، نور عرفان، مالابدمنہ، گلزار معرفت وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ قدیم

تاریخ گوجر ما پروفیسر عبدالغنی ازہری نے گوجر قوم کی تاریخ تے اس کی اہمیت نا جاگر کیو ہے۔ نور عرفان ما پروفیسر صاحب نے تصوف کے نال نال

نقشبندی سلسلہ کی ترتیب ناخو بصورتی نال بیان کیو ہے۔ مالابدمنہ جیہڑو جے میرسید علی ہمدانی کی کتاب کو ترجمو ہے اس ما پروفیسر صاحب نے اللہ تعالیٰ کا

مختلف ناواں تے صفات کی وضاحت کی ہے۔ پروفیسر صاحب نے پنجابی تے گوجری ماشعر و شاعری وی کی ہے جس کو ثبوت ان کا شعری مجموعہ معرفت

گلزار ما ہے۔ اس مجموعہ ما پروفیسر عبدالغنی ازہری نے اللہ تعالیٰ تے رسول اللہ ﷺ کا ارشادات مبارکہ ماشعری جامو پہنا کے لوکاں ناحق آلے پاسے متوجہ

کران کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ اللہ کا نبی پاک ﷺ نے قدم قدم ور اپنی امت کا ہر فرد کی رہبری تے راہنمائی فرمائی ہے۔ یاہ حقیقت ہے جے کدے

کوئی انسان نبی پاک ﷺ کا دسیا و طریقاں ور اپنی زندگی گزارے تے اسے طرح گزارے جس

طرح آپ ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے تے یقیناً ایسو انسان کامیاب ہے۔ لہذا ہر دور کا مسلماناں

کی کامیابی تے کامرانی اسے ماہے بقول ازہری صاحب

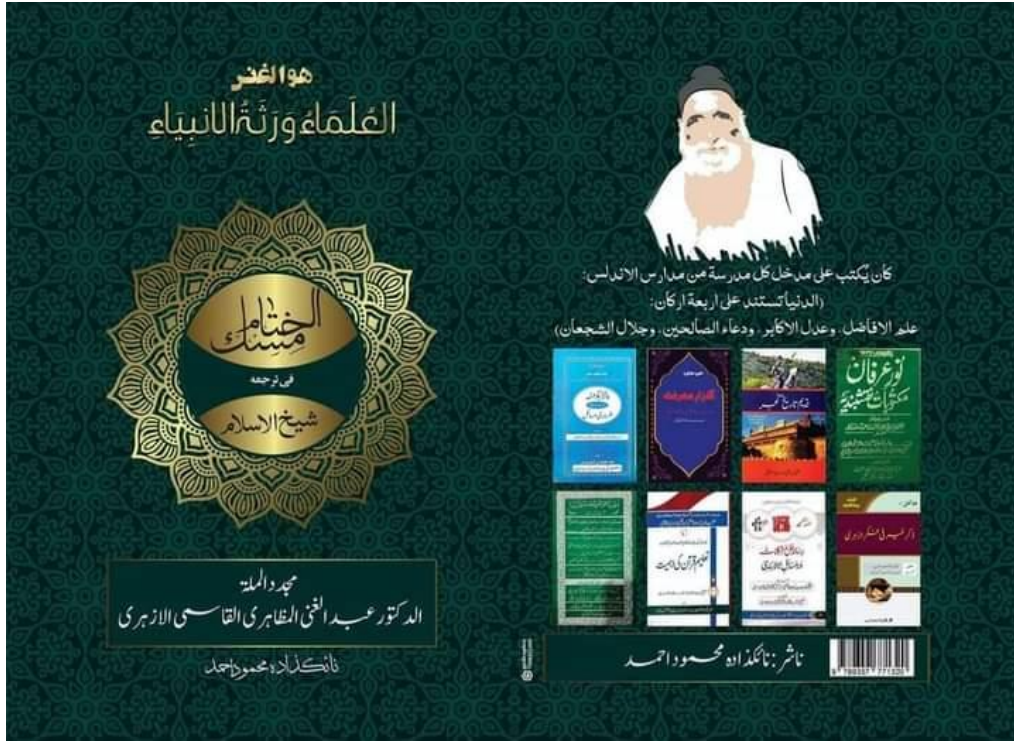
لکھاں جگ تے آئے پیغمبر تبلیغ کارن

اللہ پاک بندیاں تے ہے مہربانی جانی

شاشی ہزاراں قوماں دنیا تے تباہ ہونیان



مترجم: شازیہ چودھری راجوروی



جسڑیاں ہو یاں سن نافرمان جانی

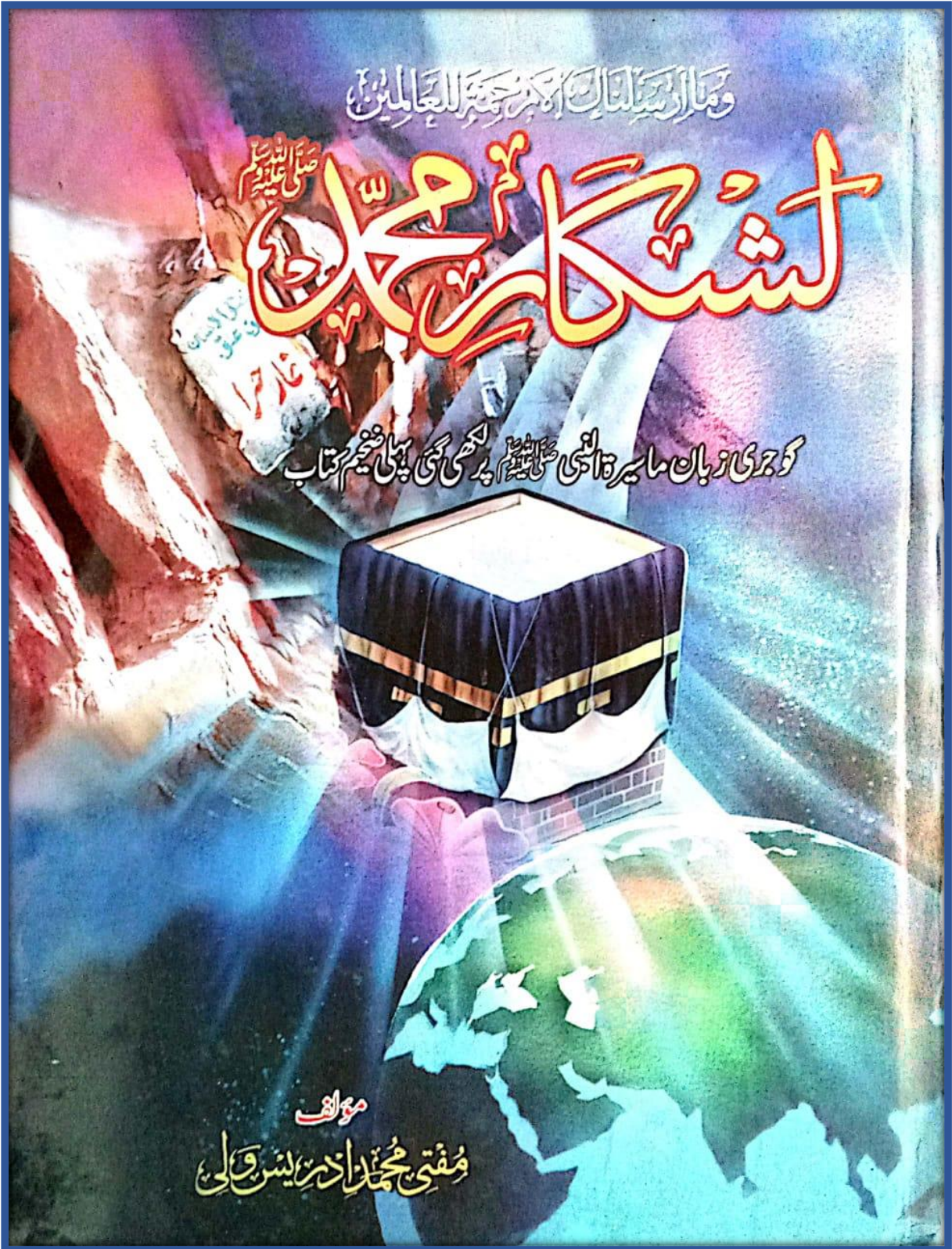
پروفیسر عبدالغنی ازہری نے  
دینیات نافر و غ دین تے گوجر  
قبائل کا بچاں نازیور تعلیم توں  
آراستہ کرن کے واسطے ریاست  
ماتے ریاست توں باہروی کئی  
چنگاتے سوہنا علمی مرکزوں کی  
بنیاد رکھی ہے۔ مکتب انوار  
العلوم کو کرا نا ک 1950،  
دار العلوم کوثریہ ہارون  
1990، دار العلوم شاہ ولی اللہ

انت ناگ 2003 تے دار العلوم نظامیہ مدینۃ الاسلام بادشاہی باغ سہارنپور انھوں کا قائم کیا گیا ایسا علمی مرکز ہیں جت ہزاروں کی تعداد ماچھ تعلیم کا نور توں  
آراستہ ہو کے اپنی زندگیاں ناسنوار رہیا ہیں۔ سرکاری ملازمت توں سبکدوش ہون توں بعد پروفیسر عبدالغنی صاحب نے بڑی محنت تے لگن نال ہندوستان  
کا مختلف علاقوں ما علم تے حدیث کی لوء پھیلائی۔ پروفیسر عبدالغنی ازہری اک ہمہ جہت تے روحانی صفات توں مزین شخصیت تھی۔ وے مفتی تھ، عالم بے  
مثال تھ، انھوں کا علمی تے روحانی سفر کو احاطہ کر نو مہار ا بس کی گل نہی۔ پروفیسر عبدالغنی ازہری مفسر قرآن تھ، شارح احادیث تھ۔ عام لوکاں کا دکھ درد ما  
انھوں کا معالج تھ۔ ان کی علمی خدمات تے سماجی خدمات نا کون نظر انداز کر سکے۔ ہندوستان کی مختلف جامعات ما ازہری صاحب کی زندگی تے کارناماں ور  
تحقیق کم ہو رہیو ہے۔ بلاشبہ وے اک بڑا عالم تے بڑا انسان تھ۔ انھوں کا افکار تے اعمال ہی انھوں نا اعلیٰ منصب عطا کریں۔ انھوں نے کشمیر تے کشمیر توں  
باہر ہمیشہ غریباں، محتاجاں کی دل کھول کے مدد کی ہے۔ پروفیسر صاحب کو لوں بے شمار لوکاں نے فیض حاصل کیو۔ دبستان کشمیر کا وے روحانی فرزند  
، مفسر، محدث، ڈاکٹر، عالم، مفتی، واعظ، مورخ، شاعر تے عرفان تے آگہی کو اک روشن چراغ 19 جنوری 2023 جمہرات آلے دن مختصر علالت توں  
بعد سہارنپور انڈیا ما اس جہان فانی توں کوچ کر گیا تے اپنی ساری روشنی قرآن تے حدیث کی نذر کر کے اصلی گھر آلے پاسے روانہ ہو گیا۔ بقول حالی

ایک روشن دماغ تھانہ رہا

شہر میں اک چراغ تھانہ رہا





قیمت ۴۵۰ روپے [علاوہ ڈاک]، منگوان واسطہ رابطہ مفتی محمد ادریس ولی ۰۳۰۰۵۶۲۶۰۰۲

ماہنامہ بزم گوجری (ڈیجیٹل) فروری ۲۰۲۳